تحقیقات

العلماء الکرام والائمۃ الاعلام
فی نبوۃ سید الانام علیہ الصلاۃ والسلام
فی عالمی الارواح والاجسام

مصنف

اشرف العلماء شیخ الحدیث

علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ العالی

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام یونیورسٹی روڈ سرگودہا

اضافه شدہ اشاعتِ ثانی

تحقیقات

العلماء الکرام والائمة الاعلام
فی مسئلة نبوة سید الانام علیه الصلاة
والسلام فی عالمی الارواح والاجسام

اشرف العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر
ابو الحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ

ناشر
جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: تحقیقات العلماء الکرام والائمۃ الاعلام فی مسئلۃ نبوۃ سید الانام علیہ الصلاۃ والسلام فی عالمی الارواح والاجسام

مصنف: اشرف العلماء شیخ الحدیث والتفسیر ابو الحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ العالی

ضخامت: ۴۰۸ صفحات

قیمت:

ناشر: جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودہا

تاریخ اشاعت (باردوم): نومبر 2010ء / ذی الحج ۱۴۳۱ھ

ملنے کے پتے

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام، کالج روڈ سرگودہا، 0483-724695

جامعہ رضویہ احسن القرآن دینہ 0544-633881

مختلف انبیاء علیہم السلام کے نام کیوں لئے گئے کہ فلاں کی شریعت یا فلاں کی شریعت پر آپ عمل پیرا تھے۔

(4)۔علاوہ ازیں نبی کی تعریف یہ ہے " انسان بعثه الله الی الخلق لتبلیغ الاحکام "
وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کیلئے مبعوث فرمائے۔تو کیا آپ نے عمر شریف کے پہلے حصے میں تبلیغ فرمائی ؟ جب نہیں اور بالکل نہیں بلکہ اس خاموشی اور دعویٰ سے دوری کو اپنی صداقت دعویٰ پر بطور دلیل پیش کرتے ہوئے فرمایا، چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ قل لو شاء الله ما تلوته علیکم ولا ادراکم به فقد لبثت فیکم عمرا من قبله افلا تعقلون ﴾

ترجمہ:

فرمادیجئے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا میرا تم پر قرآن کو تلاوت نہ کرنا تو میں تم پر اس کی تلاوت نہ کرتا اور نہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے آگاہ کرتا تحقیق میں تمہارے درمیان عمر کا بہت بڑا حصہ ٹھہرا رہا ہوں کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

اگر آپ نبی اور رسول تھے تو تبلیغ فرماتے اور ان کے کفر وشرک اور دیگر گناہوں پر سکوت اور خاموشی اختیار نہ فرماتے لیکن اس سکوت کو اپنی سچائی اور حقانیت کی دلیل کے طور پر پیش فرما رہے ہیں کہ جب تک اللہ تعالیٰ نے مجھے تبلیغ احکام کا پابند نہیں کیا تھا اور یہ ذمہ داری نہیں سونپی تھی میں نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور تمہیں اتباع واطاعت کا حکم نہیں دیا۔اگر میں نے اپنے طور پر جھوٹا دعویٰ کرنا ہوتا تو پہلے کر دیتا اور جب پہلے کبھی جھوٹ نہیں بولا تو اب بھی جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔

"شرح عقائد نسفی" میں علامہ تفتازانی نے آپ کی نبوت والے دعویٰ پر دلیل قائم کرتے ہوئے فرمایا:

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ چالیس سال تک کے عرصہ میں آپ صرف اپنی ذات کے لیے نبی تھے دوسروں کے لیے نبی نہیں تھے اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ نبی کا معنیٰ علمائے عقائد نے بیان فرمایا:

انسان بعثه الله تعالیٰ الی الخلق لتبلیغ الاحکام

اور نبوت کا معنیٰ ہے: السفارة بین الله و بین العباد

تو جب تبلیغی احکام اور بندوں کے لیے سفارت وساطت متحقق نہیں ہوئی تو آپ کے اس دور میں نبی ہونے کا دعوٰی کیونکر قابل تسلیم ہوگا؟ جب وہ خود اپنی نبوت کے مدعی نہیں تو دوسرا کون ان کی طرف سے مدعی ہوسکتا ہے؟

علاوہ ازیں اگر مانا جائے کہ اس عرصہ میں صرف اپنی ذات کی تربیت فرماتے تھے کہ بعد ازاں دوسروں کی تربیت کی جاسکے تو یہ کون سا اعزاز آپ کو حاصل ہوا؟ عالم ارواح میں انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ کے لیے بالفعل معلم اور مربی ہوں اور یہاں آکر چالیس سال تک صرف اپنی ذات والا کی تربیت میں مصروف رہیں۔ نیز کیا عالم ارواح میں اپنی تربیت کیے بغیر دوسروں کے لیے نبی بن گئے تھے اور ان کی تہذیب وتربیت میں مصروف ہوگئے تھے تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ چالیس سال کے عرصہ تک آپ کی نبوت وہ نبوت نہیں تھی جو عالم ارواح میں آپ کو بالفعل حاصل تھی۔ فتامل۔ اور یہی "هداية المتذبذب الحیران" میں ہمارا موقف اور مدعا تھا جو ناقابل تردید حقیقت کے طور پر ثابت ہوگیا۔

کیا اعلان نبوت ورسالت کے بغیر نبی ورسول بنانے کا مقصد حاصل ہوسکتا ہے؟

یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے اور انسان اور جن وغیرہ ہدایت حاصل کرتے ہیں تو براہِ راست اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اور مخلوق اس سے ہدایت حاصل کرلے ان حضرات انبیاء رسل علیہم السلام کو درمیان میں واسطہ اور وسیلہ بناتے اور ان

پیش فرمائی ہے کہ نبی کیلئے تبلیغ ضروری ہی نہیں ہے، اور جمہور اہل اسلام کا مذہب بھی ہے لہذا چالیس سال تک آپ ﷺ صرف نبی ہوں اور بعدازاں رسول بن جائیں تو کیا جائے اشکال واعتراض ہے؟

لیکن ان حضرات نے یہاں دھوکہ کھایا ہے اور دوسروں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔ رسول اور نبی میں بعض حضرات کے نزدیک مساوات ہے اور اندریں صورت نبی اور رسول کا معنی یہ ہے:

انسان بعثه الله الی الخلق لتبليغ الاحكام

(شرح عقائد، شرح مقاصد وغیرہا)

یعنی نبی اور رسول وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرف اپنے احکام شرعیہ کی تبلیغ کے لیے بھیجے، صاحب کتاب ہو یا نہ ہو، جدید شریعت والا ہو یا پہلی شریعت کی تبلیغ کیلئے مامور ہو، ملک وحی اس پر نازل ہو، یا الہام ومنام صادق کی صورت میں احکام سے اس کو آگاہ کیا جائے۔

اور اس معنی کے لحاظ سے رسالت کی تعبیر یوں کردی گئی ہے:

هي السفارة بين الله تعالى وبين العباد اولي الالباب

"رسالت اور نبوت اللہ تعالیٰ اور ارباب عقول بندوں کے درمیان سفارت کا نام ہے"

گویا دونوں کا مفاد اور مدلول ایک ہو گیا۔

لیکن بعض حضرات کہتے ہیں کہ رسول کا لفظ عام ہے اور نبی ﷺ خاص ہے، کہ رسل ملائکہ میں سے بھی ہیں جب کہ نبی ملائکہ میں نہیں ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ نبی عام ہے اور رسول خاص ہے، اور جمہور کا مختار یہی ہے، لیکن نبی میں عموم کس لحاظ سے ہے، اس میں مختلف وجوہ ذکر کیے گئے ہیں:

اول:

رسول کے لیے صاحب کتاب ہونا ضروری ہے، جبکہ نبی کے لیے صاحب کتاب ہونا ضروری نہیں ہے۔

ثانی :

رسول کے لیے جدید شرع والا ہونا ضروری ہے جبکہ نبی کے لیے شرع جدید ضروری نہیں ہے۔

ثالث:

رسول ہونے کے لیے ملک وحی کا نزول ہونا ضروری ہے مگر نبی ﷺ ہونے کے لیے ملک وحی کا نزول ضروری نہیں ہے، الہام اور منام صادق بھی کافی ہوتا ہے۔

اگر نبی عام ہو اور رسول خاص ہو (جیسے کہ جمہور علمائے اسلام کا مختار ہے)، تو پھر عقائد نسفی میں جو بحث الرسول کا عنوان قائم کیا گیا ہے وہ واجب التاویل ہوگا۔ یہاں پر یا یہ تاویل ضروری ہے کہ:

من ارسل الله تعالی سواء کان نبیا او مرسلا

"جس کو اللہ تعالی مقرر اور معین فرمائے اور بھیجے خواہ عرف شرع میں بھی رسول ہو یا نبی ہو"

یا یہ تاویل ہوگی کہ یہاں مجاز مرسل ہے ذکر خاص کا ہے اور اس سے مراد عام لی گئی ہے یعنی رسول کو نبی کے معنی میں لیا گیا ہے۔ اور رسول والی خصوصیات اس میں ملحوظ نہیں ہیں۔ اور نبی کا معنی ہی یہ ہے، کہ نبی وہ انسان ہوتا ہے جس کو اللہ تعالی احکام شرعیہ کی تبلیغ کے لیے مامور اور معین فرمائے (نبراس، ص:۸)

الغرض رسول ہو یا نبی ہو اللہ تعالی کے احکام شرعیہ کی تبلیغ دونوں کے لیے ضروری ہے

ان احکام کی معلومیت اور معرفت کے ذرائع میں تفاوت ہوسکتا ہے، لیکن یہ نہیں کہ تبلیغ انبیاء علیہم السلام کیلئے لازم ہی نہ ہو۔

ورنہ

ا) ایک لاکھ چوبیس ہزار یا دولاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بنانے کا فائدہ مخلوق اور انسانوں کو کیا ہوگا؟

ب) کفار و مشرکین، انبیاء علیہم السلام کو شہید کرتے رہے، کما قال تعالیٰ: یقتلون النبیین بغیر الحق، تو کیا وہ صرف مباح یا مستحب کام کے لیے اپنی جانیں قربان کرتے رہے؟ کون عقلمند اس امر کا تصور کرسکتا ہے کہ مباح یا مستحب امر کے لیے جان قربان کردی جائے؟

ج) اللہ رب العزت شہادت دے رہا ہے کہ میں نے انبیائے کرام کو مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا، قال اللہ تعالیٰ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین ۔ "اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو مبعوث فرمایا اس حال میں کہ وہ (اہل ایمان کو) بشارت دینے والے تھے (ثواب اور جنت کی) اور ڈرانے والے تھے (اہل کفر وضلال کو عذاب نار سے)"

فرائض وواجبات اور حرام و مکروہ تحریمی کے بیان کے بغیر اور اول پر عمل کی صورت میں بشارت اور ثانی پر عمل کی صورت میں عذاب کا ڈراوا، یا اول قسم کے ترک پر وعید اور ثانی کے قصد وارادہ کے ساتھ ترک پر وعدہ اور بشارت متصور ہو سکتے ہیں، جب ان احکام کا بیان ہی نہ پایا جائے تو بشارت اور وعید و انذار کا تصور ہی کس طرح ہوسکتا ہے؟

د) رسول کے لیے تبلیغ شرط ہو، اور نبی کے لیے نہ ہو، تو اس آیت کریمہ کی رو سے سارے انبیاء رسول بن جائیں گے۔ اور نبی و رسول کا تفاوت ختم ہوکر رہ جائے گا حالانکہ یہ لازم سراسر باطل ہے۔ اور کوئی عقل مند ایسا قول نہیں کرسکتا۔

و) علاوہ ازیں جو اپنے نبی ہونے کا نہ اظہار کریں نہ تبلیغ احکام فرمادیں تو ان کے نبی بنانے کا مقصد ہی کوئی نہیں ہوگا۔ اور نہ ان لوگوں کو کوئی فائدہ اس کی نبوت کا ہوگا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک اور منزہ ہے کہ وہ عبث و بے فائدہ کام کرے۔

و) مزید برآں یہ کہ امت کے لیے تمام رسل وانبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا فرض ہے اور جب وہ خود اپنا نبی ہونا ظاہر ہی نہ کریں تو ان پر ایمان لانے کو فرض ٹھہرانا تکلیف مالا یطاق کے قبیل سے ہوگا اور تکلیف مالا یطاق باطل ہے۔

ز) اندریں صورت امت دعوت کے لیے غیب دان ہونا ضروری ہوگا تاکہ اپنے اس علم غیب سے اس ہستی کا نبی ہونا معلوم کریں اور پھر ان پر ایمان لائیں اور ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں، کون عقل مند آدمی اس کا تصور کرسکتا ہے یا اس کا قائل ہوسکتا ہے کہ امت دعوت کو غیب دان تسلیم کرے تاکہ اپنے زور علم سے انبیاء کی نبوت بھی معلوم کریں اور ان پر ایمان لائیں؟ ایسی صورت میں وہ براہ راست اللہ تعالی سے استفادہ کیوں نہ کرلیں گے، انبیاء کرام علیہم السلام کا تابع اور اطاعت گزار ہونا اور ان کو ہدایت کے حصول میں واسطہ و وسیلہ بنانا ان پر کیونکر لازم اور ضروری ہوگا؟

نوٹ:

بعض محدثین کا مذہب یہ ہے کہ نبی کے لیے تبلیغ ضروری نہیں ہوتی، بلکہ اس کی اپنی تکمیل اور تزکیۂ نفس کے لیے وحی کا نزول (اور وہ بھی الہام اور منام صادق کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو)، اس کے نبی ہونے اور کہلانے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ کا سچے خوابوں کا جو دورانیہ تھا یعنی چھ ماہ وہ ان کے نزدیک آپ کی نبوت کا دورانیہ تھا۔ اور بعد والا سارا عرصہ آپ ﷺ کی رسالت کا عرصہ ہے۔ کما نقل عنھم المحدث الدھلوی قدس سرہ العزیز، لیکن ان مجتہد حضرات کو اس قول کا سہارا لینا بھی کارآمد ثابت نہیں ہوسکتا۔

کیوں کہ:

(۱) منامات صادقہ سے پہلے چالیس سال کا عرصہ بقول ان (محدثین) کے نہ نبوت آپ ﷺ کو حاصل تھی اور نہ ہی رسالت، جبکہ یہ لوگ اس آڑ میں آغاز ولادت سے نبوت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

(۲) محل بحث ہے وہ نبوت جو اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان سفارت ہے اور افاضہ و استفاضہ اور افادہ و استفادہ کا واسطہ و وسیلہ ہے۔ اور اِس نبوت میں صرف اس نبی کی ذات کی تکمیل ملحوظ ہے اور اس کا ذاتی فائدہ ہے نہ کہ مخلوق کا، تو اس کو یہاں زیرِ بحث لانے کا کیا فائدہ؟

(۳) نبی مکرم ﷺ ہزاروں سال عالم ارواح میں بالفعل نبی ہوں، اور مبدأ فیوض وفتوح اور سرچشمۂ خیرات وبرکات، لیکن یہاں پر پھر عمر شریف کا دو تہائی حصہ صرف اپنے تزکیہ وتصفیہ اور تکمیل وتربیت پر لگا دیں، اس کا ازروئے عقل ودانش کیا جواز ہے؟
کیا وہاں اپنے تزکیہ وتصفیہ اور تربیت وتکمیل کے بغیر نبی بن گئے تھے؟ یا جسمانی حالت میں ڈھلنے پر اور روح اقدس کے جسم عنصری میں حلول وسریان کی وجہ سے یہ تبدیلی آ گئی تھی؟

شق اول کا بطلان واضح ہے، اور شق ثانی تسلیم کرنے پر سیالوی والا راستہ اپنانا اور اس کا نظریہ وعقیدہ اپنانا لازم اور ضروری ٹھہرا۔ جس میں قرار دعلی مامعه الفراز بھی ہے اور اپنے فتووں کا ہدف اور نشانہ بننا بھی لازم ہے، جب کہ یہ بہت بڑا مہنگا سودا ہے اور ان مجتہدین کے لیے ناقابل قبول ہے۔

(۴) مجتہد حضرات آغاز ولادت سے آپ ﷺ کو بالفعل نبی نہ ماننے کو آپ ﷺ کے حق میں تنقیص وتفریط اور توہین وتحقیر قرار دیتے ہیں، کہ اتنا عرصہ آپ ﷺ بالفعل نبی نہ ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت دائمہ مستمرہ کے خلاف تحریر کردہ رسوائے زمانہ کتاب

"تحقیقات" کا علمی، تحقیقی، متین، مسکت مسقط اور ترکی بہ ترکی جواب

المعروف بہ

تنبیہات

بجواب

تحقیقات

جلد اول

از قلم

پاسبان عظمت حبیب رحمان

مفتی عبد المجید خان سعیدی رضوی

بارک اللہ لہ وحنیہ وفیہ وکل مالہ

صدر شعبہ تدریس افتاء و مہتمم جامعہ غوث اعظم و جامعہ سعیدیہ و خطیب جامع مسجد نوری

رحیم یار خان سٹی (پنجاب، پاکستان)

قادریہ پبلشرز، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیّدِ عالم ﷺ کی نبوۃ دائمہ مستمرہ کے خلاف تحریر کردہ رسوائے زمانہ کتاب "**تحقیقات**" کا علمی، تحقیقی، متین، مسکت، مسقط اور ترکی بہ ترکی جواب

تنبیہات

الاخیار علی التوھّمات باسم التحقیقات فی نبوۃ سیّد الابرار

(صلوات اللہ وتسلیماتہ علیہ وعلی آلہ الاطائب واصحابہ الاطھار)

فی عالمی الحقائق والارواح والذروسائر الادوار

المعروف بہ

تنبیہات ــ بجواب ــ تحقیقات

جلد اوّل

(تفصیل مسئلہ واثبات مدّعا)

از قلم

پاسبان عظمتِ حبیب رحمان **مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی** بارک اللہ لہ وفیہ وعلیہ وکل مالہٗ

صدر شعبہ تدریس وافتاء ومہتمم جامعہ غوثِ اعظم وجامعہ سعیدیہ وخطیب جامع مسجد نوری

رحیم یار خاں سٹی (پنجاب، پاکستان)

قادریہ پبلشرز O کراچی

نام کتاب: تنبیہات ___ بجواب ___ تحقیقات (جلد اوّل)

مصنف: حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی

پروف ریڈنگ: مولانا محمد احمد قادری مدرس۔ محمد عمران غوری متعلم جامعہ غوثِ اعظم رحیم یار خان

اشاعت نمبر مع تاریخ: حصہ اوّل اشاعت دوم، حصہ دوم اشاعت اوّل۔ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ جون ۲۰۱۴ء

صفحات: ۱۰۹۶

ناشر: قادریہ پبلشرز، کراچی

باہتمام: فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا سیّد مظفر حسین شاہ صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ (کراچی)

کتاب ملنے کے پتے

- کاظمی کتب خانہ (عقب جامعہ غوثِ اعظم، متصل جامع مسجد نوری، شاہی روڈ رحیم یار خان)
- مکتبہ برکات المدینہ (بہادر آباد کراچی) ○ مکتبہ غوثیہ ہول سیل (سبزی منڈی کراچی)
- اویسی بک سٹال (جامع مسجد رضائے مجتبٰے (پیپلز کالونی، گوجرانوالہ) ○ ضیاء الدین پبلشرز، کھارادر، کراچی
- ادارہ صراطِ مستقیم پبلی کیشنز (۶-۵ مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور) ○ مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی
- مکتبہ نوریہ رضویہ (گلبرگ-A فیصل آباد) ○ مسلم کتابوی (داتا دربار مارکیٹ لاہور) ○ مکتبہ زاویہ، لاہور
- شبیر برادرز (اردو بازار لاہور) ○ مکتبہ مہریہ کاظمیہ نزد جامعہ انوار العلوم، قذافی چوک (ملتان)
- مکتبہ قادریہ رضویہ لاہور ○ مکتبہ اہل سنت نزد جامعہ عنائیہ (خانیوال)

جانے میں حکمت تھی (ملخصاً)۔

اقولُ: یعنی اس بناء پر نہیں کہ پہلے سے نبی نہیں تھے ورنہ حکمت پر محمول کرنا بے معنیٰ ہو کر رہ جائے گا۔

O ۱۲۰، ۱۲۱ پر لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعمر ۲۰ سال شام میں تشریف لے گئے حضرت صدیق بھی آپ کی معیت میں تھے جب کہ ان کی عمر اس وقت اٹھارہ برس تھی آپ ﷺ وہاں پر موجود ایک بیری کے درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے وہاں قریب موجود ایک راہب نے حضرت صدیق سے کہا خدا کی قسم یہ نبی ہیں۔ یہی نبی آخر الزمان ہیں۔ راہب کی یہ بات ان کے دل پر اثر کر گئی اور انہیں اسی دن سے آپ کی نبوّت کا یقین ہو گیا۔ (ملخصاً)۔

اقولُ: یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ راہب نے ۲۰ سال کی عمر شریف میں (اعلانِ نبوت سے بیس سال پہلے) بتایا کہ آپ نبی ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ نبی بنیں گے جس میں ابھی بیس سال کی مدت باقی ہے۔ دیگر مباحث اپنے مقام پر آ رہے ہیں۔

O ۱۲۳ پر آیت **و وجدک ضالا** کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھا ہے ''اور پایا تمہیں نبوت سے بے توجہ اور بے التفات الخ۔

اقولُ: عدم توجہ، عدم وجود کو مستلزم نہیں بلکہ بے توجہی ہوتی ہی تب ہے جب چیز موجود اور حاصل ہو جیسے مسئلہ علم غیب میں منکرین کے بہت سے اعتراضات کے جوابات میں ہمارے علماء نے عدم توجہ کی تاویل کرتے ہوئے معترضین کو جھنجوڑا کہ عدم توجہ عدم علم کو ہرگز مستلزم نہیں۔

O صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶ پر لکھا ہے کہ عندالمحدثین نبی کی نبوت کے ثبوت کے لیئے وحی کافی ہوتی ہے داعی و مبلغ ہونا لازم نہیں اور اس وحی کے وحیٔ نبوت کے ہونے کے لیئے اتنا بھی کافی ہے کہ اس کا تعلق ذات نبی سے ہو اُمت سے اگر چہ نہ بھی ہو۔ (ملخصاً)۔

اقولُ: اس سے موصوف کی بیان کردہ تعریف نبی ''انسان بعثه **الله** تعالٰی الی الخلق لتبلیغ الاحکام'' کا حرف آخر ہونا بھی غلط ہو گیا۔

نیز اس سے ان کے اس سؤال کا جواب بھی آ گیا کہ نبی تھے تو تبلیغ کیوں نہ فرمائی۔ باقی تفصیلات اپنے مقام پر آ رہی ہیں۔

O صفحہ ۱۴۰، ۱۴۱ پر لکھا ہے کہ اعلانِ نبوت سے قبل آپ جس پتھر اور درخت سے گزرتے تو وہ عرض کرتا السلام علیك یا رسول **الله**۔